

بسم الله الرحمن الرحيم

إحياء الحباء

في شاتم

احمدرضا

تأليف

شيخ الحديث والتفسير

پیر سائیں غلام رسول قاسمی قادری نقشبندی

دامت برکاتہم العالیہ

ناشر

رحمۃ للعالمین پبلی کیشنر گلی نمبر 7 بیشکالونی سرگودھا

048-3215204-0303-7931327

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله والصلوة والسلام على من لانبي بعده

وعلى آله واصحابه اجمعين اما بعد

ماہنامہ دعوت اہل حدیث میں قاری ذکاء اللہ حافظ آبادی مدرس جامعہ اسلامیہ صادق آباد کا لکھا ہوا ایک مضمون اپریل 2009ء کے شمارے میں چھپا۔ موصوف نے ”عقیدہ ختم نبوت اور چند نام نہاد مسلمان“ کے عنوان سے چار باتیں بیان کی ہیں۔

(۱)۔ مرزا قادریانی خفی تھا۔ لہذا حفیت ختم نبوت کے لیے نقصان دہ ہے۔ یہاں مضمون نویس نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو مرزا قادریانی کی پسندیدہ شخصیت قرار دیتے ہوئے، ان پر حسب عادت چوٹ کی ہے۔

(۲)۔ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ پر تین اعتراضات کیے ہیں جن سے انہیں ختم نبوت کا منکر ظاہر کیا ہے۔

(۳)۔ بہت سے صوفیاء متقدیں و متاخرین کو ختم نبوت کا منکر کہا ہے۔

(۴)۔ اسما علی شیعوں کو ختم نبوت کا منکر قرار دیا ہے۔

یہ تھا خلاصہ ماہنامہ دعوت اہل حدیث کے مضمون کا۔ ذیل میں ہم اس مضمون کی تردید ترتیب وار کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ العزیز تحریر مدلل ہوگی اور دلیل سن کر بوكھلا جانے والے بزدل بھی ہوا کرتے ہیں اور خوفِ خدا سے عاری بھی ہوا کرتے ہیں۔ محقق اور دین شناس شخص وہ ہے جو صحیح دلائل کے سامنے گردن جھکا دے۔

قولہ:- مرزا قادریانی کے آباء و اجداد خفی المذہب تھے اور خود مرزا قادریانی بھی اپنی اوائل زندگی میں انہی کے قدم بقدم چلتے رہے (سیفِ چشتیائی حضرت مہر منیر صفحہ ۱۶۰)۔ مرزا قادریانی سارے اماموں کو عزت کی نظرت سے دیکھتا تھا۔ خصوصاً امام ابوحنیفہ کی قوت استدلال کی بہت تعریف کرتا تھا۔ جس طرح مرزا یوں نے ثابت کیا کہ وہ خفی ہیں اسی طرح خفیوں نے اپنے عمل

سے ثابت کیا کہ وہ قادریانی ہیں۔ اب ان میں فرق کرنا درست نہیں ہے۔

الجواب:۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر مرزا قادریانی آبائی طور پر حنفی تھا تو پھر کیا ہوا؟ کیا مسیلمہ کذاب بھی حنفی تھا؟ کیا اسود عنسی بھی حنفی تھا؟ کیا طیبہ بھی حنفی تھا؟ کیا سجاع نامی عورت بھی حنفی تھی؟ یہ سب لوگ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی پیدائش سے بھی پہلے نبوت کا دعویٰ کر چکے تھے۔

ثانیاً آپ نے خود اس سوال میں سيف چشتیائی کا حوالہ دیا ہے۔ بتائیے یہ کتاب مرزا قادریانی کے خلاف لکھی گئی تھی کہ نہیں؟ اور کیا اس کتاب کے مصنف حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی حنفی تھے کہ نہیں؟ کیا اس وقت کے غیر مقلدین نے اس کتاب کو اور اس کے مصنف کو سراہا تھا کہ نہیں؟ اور کیا مولوی ابراہیم سیالکوٹی اہل حدیث نے پیر مہر علی شاہ صاحب سے اپنی کتاب شہادۃ القرآن پر تقریظ لکھائی تھی کہ نہیں؟ اگر یہ سب جھوٹ ہیں تو جھوٹ پر لعنت۔ ذرا میدان میں آؤ۔ اور اگر یہ سب کچھ صحیح ہے تو پھر اپنے غیر مقلدین بزرگوں کو قادریانیت نواز اور قادریانیت پرست قرار دیجیے جو مشکل وقت میں حنفیوں کی غلامی کرتے رہے۔

ثالثاً مرزا قادریانی نے امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کو اچھا کہا ہے، پھر کیا ہوا؟ امام اعظم یا ان کے مقلدین نے تو مرزا کو اچھا نہیں کہا۔

رابعاً آپ نے امام اعظم ابوحنیفہ پر ہٹ (hit) کیا ہے۔ آپ کے اپنے مسلک کے عالم عبدالجبار غزنوی سے اس کا جواب سنیے۔ ایک شخص امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی شان میں گستاخی کرتا تھا۔ اہل حدیث عبدالجبار غزنوی نے کہا یہ شخص قادریانی ہو جائے گا۔ کچھ عرصہ کے بعد واقعی وہ شخص قادریانی ہو گیا۔ غزنوی صاحب سے کسی نے پوچھا۔ آپ کو کیسے معلوم تھا کہ یہ شخص قادریانی ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا یہ اللہ کے ولی کا دشمن تھا۔ اور اللہ کا اعلان ہے کہ من عادی لی ولیاً فقد اذنته بالحرب یعنی جو میرے ولی سے دشمنی کرے گا اس کے خلاف میرا اعلان جنگ ہے۔ مجھے معلوم تھا کہ خدا نے اس کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے۔ یہ شخص یقیناً مرتد ہو جائے گا۔ اور آج کل مرتد ہونے کا آسان راستہ قادریانیت ہے۔ لہذا میں نے اس شخص کے قادریانی

ہونے کی پیش گوئی کر دی۔

اس واقعہ کو بار بار پڑھیں اور اپنے مستقبل کی فکر کیجیے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہدایت دے۔ خاصاً آپ لوگوں نے انگریز کو درخواست دی تھی کہ ہمیں وہابی کی بجائے اہل حدیث کہا جائے۔ مرزا قادیانی نے بھی درخواست دی تھی کہ مجھے مولوی تگ کرتے ہیں۔ مرزا کی یہ درخواست اُسکی کتاب تریاق القلوب کے آخر میں موجود ہے (روحانی خزانہ جلد ۱۵ صفحہ ۳۸۷)۔ اب بتائیے آپ کا اپنا قارورہ کہاں پہنچا۔ گرم ہونے کی بجائے مٹھنڈا پانی پی کر سوچیے۔ اس طرح کی باتوں کا جواب اسی طرح دیا جاتا ہے۔

سادساً آپ لوگوں کی عادت ہے کہ بخاری پر ایسا زور دیتے ہیں کہ باقی کتب کے انکار کے جرا شیم نظر آنے لگتے ہیں۔ مرزا قادیانی بھی یہی کہتا ہے کہ جو حدیث بخاری کی شرط کے مخالف ہو وہ قبول کے لائق نہیں (روحانی خزانہ جلد ۱۷ صفحہ ۱۲۰)۔ یہیں سے معلوم ہو گیا کہ مرزا قادیانی امام ابوحنیفہ سے زیادہ امام بخاری پر اعتماد کرتا تھا۔ اب یہاں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں بھی حسب عادت کچھ نہ کچھ فرمادیجیے۔ مرزا قادیانی امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ کے حوالہ جات بھی کثرت سے دیتا ہے اور اپنے طور پر ثابت کرتا ہے کہ امام احمد بھی معاذ اللہ مرزا کی طرح اجماع کے منکر تھے (حقیقتہ الوجی صفحہ ۲۲)۔

سابعاً آپ کے اہل حدیث عالم سید احمد بریلوی کی شان میں مرزا قادیانی لکھتا ہے: کیا تجب ہے کہ سید احمد بریلوی اس مسح موعود کے لیے الیاس کے رنگ میں آیا ہو۔ کیونکہ اس کے خون نے ایک ظالم سلطنت کا استیصال کر کے مسح موعود کے لیے جو یہ راقم ہے، راہ کو صاف کیا (تحفہ گلزاریہ صفحہ ۲۱۰، روحانی خزانہ جلد ۱۷ صفحہ ۲۹۶)۔

ثامناً آپ لوگ بھی اجماع کو جھت نہیں سمجھتے اور مرزا قادیانی بھی کہتا ہے کہ حیات مسح پر اجماع کتاب و سنت کے خلاف ہے (روحانی خزانہ جلد ۸ صفحہ ۲۹۲-۲۹۵، ۲۸۰)۔ تاسعاً تحقیقی بات یہ ہے کہ مرزا قادیانی اپنی نبوت کو ثابت کرنے کے چکر میں بھی

قرآن سے استدلال کرتا رہا، کبھی حدیث سے۔ کبھی اجماع کا سہارا لیا اور کبھی کسی امام کے قول پر بنارکھی۔ اس قسم کے لوگ پرانے بزرگوں اور ائمہ اربعہ کی سر عالم مخالفت کر کے اپنے لیے مصیبت نہیں بنانا چاہتے۔ ایسے چالبازوں کے کسی بزرگ کو اچھا کہہ دینے سے وہ بزرگ قادر یانی ثابت نہیں ہو جاتے۔ آپ نے ایسے اعتراضات لگا کر تعصب اور تنگ نظری کی انتہا کر دی ہے اور اپنی تحریر کے منقی اثرات اور خطرناک متانج پر نظر نہیں رکھی۔ اور بہت چھوٹی ذہنیت کا مظاہرہ کیا ہے۔

قولہ: فرقہ بریلوی کے موس احمد رضا خان بریلوی بھی عقیدہ ختم نبوت کے مسئلہ میں فکر مرزا میں غوطہ غوری کرتے ہوئے نظر آتے ہیں لکھتے ہیں: انجام وے آغاز رسالت باشد ایک گوہم تابع عبدالقادر (حدائق بخشش حصہ دوم صفحہ ۷۲) حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی وفات کے بعد پھر رسالت کا آغاز ہوگا، یہ کہ وہ شیخ عبدالقادر کا تابع بھی ہوگا (مواخذات)۔

الجواب: یہودیوں کا یہی طریقہ رہا ہے کہ عبارت آدمی نقل کرتے تھے اور آگے پیچھے والی عبارت پر ہاتھ رکھ لیتے تھے۔ جناب نے بھی یہی حرکت کی ہے۔ یہ شعر ایک رباعی کا حصہ ہے۔

پوری رباعی امام اہل سنت علیہ الرحمہ نے یوں لکھی ہے۔

بر وحدت اور ایع عبد القادر یک شاہد و وسائل عباد القادر

انجام او آغاز رسالت باشد ایک گوہم تابع عبد القادر

اب اس رباعی کا مفہوم بھی سمجھ لیجیے۔ اس لیے کہ علمی باتوں کو سمجھنے کے لیے دماغ کی ضرورت ہے اور دماغ کی درستی کے لیے اہل سنت ہونا ضروری ہے۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت قدس سرہ نے ”عبد القادر“ نام کا حسن بیان فرمایا ہے۔

بر وحدت اور ایع عبد القادر یعنی اللہ تعالیٰ کی وحدت پر عبد القادر کا چوتھا۔

یک شاہد و وسائل عباد القادر ایک گواہ ہے اور دوسرا گواہ عبد القادر کا ساتواں ہے۔ اگر جناب کو گنتی آتی ہو تو گن بیجیے۔ عبد القادر کا چوتھا حرف بھی الف ہے اور ساتواں حرف بھی الف ہے۔ اعلیٰ حضرت فرمائے ہیں کہ عبد القادر کا چوتھا حرف اور عبد القادر کا ساتواں

حرف، اللہ کی توحید پر دو گواہ ہیں۔ توحید کے بعد رسالت کی طرف آتے ہوئے فرماتے ہیں: انجام وے آغاز رسالت باشد یعنی عبد القادر کا آخری حرف رسالت کا ابتدائی حرف ہے۔ یہاں عبد القادر کی ”ر“ کی بات کر رہے ہیں جو عبد القادر کے آخر میں ہے اور رسالت کے شروع میں ہے۔

انیک گوہم تابع عبد القادر اس سے اگلے اشعار بھی عبد القادر کے نام کے تحت پڑھو۔ ان میں اس حسن کا بیان بھی جاری ہے۔

اس حقیقت کے واضح ہو جانے کے بعد اگر آپ میں خوف خدا نام کی کوئی چیز ہے تو اپنی الزام تراشیوں سے سچی توبہ کر لیجیے۔ اور اگر اعلانیہ توبہ کی توفیق نہیں تو کم از کم فرعون کی طرح اندر جا کر اللہ کے سامنے ضرور اعتراف گناہ کر لینا۔

اب یہ حقیقت بھی سن لیجیے کہ مرتضیٰ قادریانی پر سب سے پہلے کفر کا فتویٰ اسی احمد رضا خان بریلوی نے دیا تھا۔ اور یہ بھی سن لیجیے کہ یہی اعلیٰ حضرت ہیں جنہوں نے مرتضیٰ قادریانی کے خلاف کئی کتابیں اور بے شمار فتاویٰ جات لکھے۔ مثلاً (۱)۔ جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوة (۲)۔ السوء والعقاب على المسيح الكذاب (۳)۔ المبين ختم النبيين (۴)۔ قهر الديان على المرتد بقادیان (۵)۔ الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی (۶)۔ الدرة الدرانی علی المرتد القادیانی۔

قولہ: مولوی احمد رضا خان لکھتا ہے کہ معراج کی رات اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ سے پوچھا اغم عليك ان جعلتک اخر الانبياء یعنی کیا تمہیں اس بات کاغم ہوا کہ میں نے تمہیں سب سے پچھلا نبی کیا؟ عرض کی نہیں اے رب میرے۔ ارشاد فرمایا میں نے اس لیے سب سے پچھلی امت بنایا کہ سب امتوں کو ان کے سامنے رسول کروں۔

احمرضا کی تحریر سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ نبی مکرم ﷺ اپنے آخری نبی ہونے پر نعوذ باللہ خوش نہ تھے۔ فقط اس میں امت کا اعزاز تھا۔ بالذات کچھ فضیلت نہ تھی۔

الجواب:- اللہ تعالیٰ نے پوچھا کیا آپ کو آخر میں آنے کا غم ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ بتائیے اس سے غم کا اثبات ہوا یا نہی؟ ساتھا وہابی کندڑ ہن ہوتا ہے۔ آپ نے اس کی مکمل تصدیق کر دی بلکہ کندڑ ہنی کے ساتھ ساتھ اپنی دیانت داری کا ثبوت بھی دے دیا۔ بتائیے سوال کتنی قسم کا ہوتا ہے؟ قرآن میں انبیاء پر کتنے سوال کیے گئے ہیں؟ کیا جس نبی پر قرآن میں کوئی سوال ہوا ہے وہ نبی اس سوال کا ذمہ دار ہے؟ کیا پوری بات کو سمجھنے کے لیے صرف سوال پر اکتفا کافی ہے یا جواب کو بھی پڑھ لینے کے بعد فیصلہ کرنا چاہیے؟ ہم نے ان چند طروں میں دفتر کو بند کر دیا ہے۔ آخر میں یہ بھی سن لیجیے کہ امام اہل سنت نے یہ حدیث خود گھڑی یا کسی کتاب سے ملی؟ مفہومات میں گفتگو ہو رہی ہوتی ہے اور حوالے دے دے کر بات کرنا ضروری نہیں ہوتا۔ علی حضرت قدس سرہ نے یہ حدیث امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ کی کتاب خصائص کبریٰ جلد ۲ صفحہ ۳۳۱ سے ملی ہے۔ باب کا نام ہے ”باب کلامہ اللہ عزوجل عن درة المنتهی۔“ دارالكتب علمیہ کی چھپی ہوئی کا بھی یہی صفحہ ہے اور مکتبہ حقانیہ پشاور کی چھپی ہوئی کا بھی یہی صفحہ ہے۔ ہمیں ڈر ہے کہ شاید آپ کو اب بھی اپنی غلطی کا احساس نہ ہو۔ برآ ہو تعصب کا وجود و پھر کو بھی سورج دیکھنے نہیں دیتا۔

قولہ:- مولوی احمد رضا خان بریلوی لکھتا ہے: قریب تھا کہ یہ ساری امت نبی ہو جائے
 جمال ہمنشیں در من اثر کرد و گرنہ من ہم خاکم کہ ہستم
 کس قدر حماقت کی انتہا ہے کہ ساری امت نبی ہو جائے تو پھر ہر نبی کی امت کہاں
 آئے گی۔

الجواب:- (۱)- آپ نے یہ عبارت ادھوری نقل کر کے بے ایمانی فرمائی ہے۔ فتاویٰ افریقہ کی اصل عبارت یوں ہے۔ امام احمد و ابن ماجہ و ابو دطیا کی وابو یعلیٰ عبد اللہ بن عباس سے راوی حضور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں: انه لم يكن نبی الحديث یہ حدیث طویل ہے اور اس

حدیث کے آخری الفاظ یہ ہیں کہ پہلی تمام امتیں ہمارے لیے راستہ دیں گی ہم چلیں گے اٹروضو سے درخشنده رخ و تابندہ اعضا، سب امتیں کہیں گی یہ امت ساری انبیاء ہو جائے۔

بتائیے اعلیٰ حضرت نے باقاعدہ حدیث کا حوالہ دیا تھا۔ آپ نے ساری بات مکمل نقل کیوں نہ فرمائی۔ اگر آپ کے نزدیک حدیث صحیح نہیں تھی تو شرافت کا تقاضا تھا کہ آپ حدیث کی سند پر جرح کرتے نہ کہ اس حدیث کو احمد رضا کا قول کہہ کر اسے حماقت قرار دیتے۔

(۲)۔ اگر یہ الفاظ نبی کریم ﷺ نے فرمائے ہوں کہ قریب تھا کہ یہ ساری امت نبی ہو جائے تو پھر یہ ”کس قدر حماقت“ کے الفاظ کا کیا بنے گا؟ احمد کون ثابت ہو جائے گا؟ احمد کے ساتھ ساتھ احادیث سے جاہل اور بے خبر کون ہو گا؟ اپنے نبی کو احمد کہنے والا جہنم کے کون سے گڑھے میں گرے گا؟ اپنے سینے پر ہاتھ رکھو اور حدیث پڑھو اور پھر حدیث کے حوالے پڑھو۔

تقول الامم: کادت هذه الامة ان تكون انبیاء كلها يعني قيمة قيمت کے دن دوسري امتیں کہیں گی کہ قریب ہے کہ یہ ساری امت نبی ہو جائے (مندرجہ جلد ا صفحہ ۳۸۶، ۳۶۸ مندرجہ جلد ۳ صفحہ ۱۳۸ ، مندرجہ جلد ۲ صفحہ ۲۵۳ ، مجمع الزوائد جلد ۱۰ صفحہ ۲۷، طبرانی ۷۷، ۱۲، عبد بن حمید: ۲۹۳، ولائل النبوة للبيهقي جلد ۵ صفحہ ۳۸۱)۔

قولہ:- ایسے لوگ جن کے عقائد کو بنیاد بنا کر مرزاقا دیا یا نبی کرم ﷺ کی نبوت پر ضرب کاری لگانے کی مذموم کوشش کی، ان میں سے ایک جماعت صوفیاء کی بھی ہے۔ یاد رہے کہ حقیقت کا تعلق بھی صوفیت کے ساتھ کافی حد تک ہے اخ ان میں ابن حجر حیثی، عبدالوهاب شعرانی، عبد الکریم جیلانی، ابن عربی شامل ہیں۔

الجواب:- (۱)۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ابن حجر حیثی صوفی نہیں بلکہ آپ کا محدث ہے۔ اسی نے مشکوہ شریف کی شرح لکھی ہے اور حنفیوں کے عالم حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمہ اپنی کتاب مرقاۃ میں ابن حجر کی قدم قدم پر تردید اور مخالفت کرتے ہیں۔

ابن حجر حیثی علیہ الرحمہ ایک حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے یہ بتیں لکھ رہے ہیں۔

حدیث یہ ہے کہ لو عاش ابراہیم لکان صدیقاً نبیا یعنی اگر ابراہیم زندہ رہتے تو سچے نبی ہوتے۔ لیکن بخاری میں وضاحت موجود ہے کہ چونکہ نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں لہذا اللہ تعالیٰ نے آپ کے بیٹے ابراہیم کو بچپن میں ہی وفات دے دی تاکہ اس غلط فہمی کا دروازہ ہی بند ہو جائے (حاصل بخاری)۔

اس ساری صورت حال پر ابن حجر حسینی ایک عالمانہ بحث کر رہے ہیں کہ اگر حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کو نبوت ملنا ہوتی تو چھوٹی عمر اس میں رکاوٹ نہیں تھی۔ بلکہ جس طرح حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بچپن میں نبوت ملی اسی طرح ان کو بھی مل سکتی تھی۔ لیکن اس راستے میں رکاوٹ نبوت کا اعلان تھا نہ کہ ان کا بچپن۔

آپ نے سیدھی بات کو روڑا ہے۔ بلکہ جو استدلال آپ نے کیا ہے بالکل یہی باقی قادیانی بھی کرتے ہیں۔ بلکہ شاید آپ نے سارا مowaہی قادیانیوں سے لیا ہے۔ قادیانیوں کے لگ بھگ یہی اعتراضات اور سوالات ہیں جن کا جواب ہم اس سے پہلے اپنے ایک مضمون میں لکھ چکے ہیں۔ یہ سارے اعتراضات قادیانیوں کی ایک ویب سائٹ سے لیے گئے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ اس وقت ہمارے مخاطب قادیانی تھے اور آج اہل حدیث۔

(۲)۔ آپ نے امام عبد الوہاب شعرانی علیہ الرحمہ کی عبارت بھی ادھوری نقل کی ہے۔ آپ نے نقل کیا ہے اعلم ان النبوة لم ترتفع مطلقاً الخ مگر تھوڑا آگے پڑھیے تو امام شعرانی نے لکھا ہے کہ ویسمی صاحب هذا المقام من انبیاء: الاولیاء یعنی ایسے لوگوں کو نبی نہیں بلکہ ولی کہا جاتا ہے۔

آپ نے جو عبارت نقل کی ہے اس سے پہلے یہ تھا: ولی کا دروازہ ہے جو محمد ﷺ کی وفات کے بعد بند ہو چکا ہے اور قیامت تک کسی کے لیے نہیں کھلے گا، لیکن اولیاء کے لیے الہام کا سلسہ باقی ہے جس میں تشریع نہیں ہوتی۔ اگر جبریل علیہ السلام کے ذریعے ولی کا سلسہ باقی ہوتا تو عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد شریعتِ محمدی کے مطابق فیصلہ نہ کرتے بلکہ جبریل کی لاکی ہوئی

وہی کے ذریعے فیصلہ کرتے۔ امام شعرانی کی اصل عربی عبارت اس طرح ہے ہذا باب اغلق بعد موت محمد ﷺ فلا یفتح لاحد الی یوم القيامة ولكن بقى لالاولیاء وحی الالهام الذی لا تشرع فيه اخ (الیواقیت والجواہر جلد ۲ صفحہ ۳۷۲)۔

(۳)۔ یہی خیانت آپ نے سید عبدالکریم جیلی علیہ الرحمہ کی عبارت میں کی ہے۔ نبوت تشریع سے ان کی مراد شرعی معنی میں نبوت ہے۔ یہاں ہم اس مسئلے کو قدرے تفصیل سے بیان کر دینا مناسب سمجھتے ہیں۔

نبوت مل جانا الگ چیز ہے اور نبوت کی صلاحیت اور کمالات کا پایا جانا الگ چیز ہے۔ احادیث میں ہے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۰۹)۔ دوسری حدیث میں ہے کہ اے علی تم میرے لیے اسی طرح ہو جس طرح موسیٰ کے لیے ہارون مگر میرے بعد نبی نہیں (بخاری جلد ۱ صفحہ ۵۲۶، مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۷۸)۔ ایک حدیث آپ ابھی پڑھ پکھے ہیں کہ اگر (میرا بیٹا) ابراہیم زندہ رہتا تو سچا نبی ہوتا۔ ایک حدیث کئی حوالوں سے لکھی جا چکی ہے جس پر آپ نے گستاخانہ الفاظ میں اعتراض کیا ہے کہ: قیامت کے دن امت مسلمہ کی شان دیکھ کر دوسری امتیں بولیں گی کہ یہ امت ساری کی ساری نبی بن جانے کے قریب ہے۔ ایک حدیث ابو داؤد میں اس طرح بھی ہے کہ میری امت کے اولیاء پر قیامت کے دن نبی اور شہید بھی رشک کریں گے (ابوداؤد، مشکوہ صفحہ ۳۲۶)۔

اس قسم کی احادیث میں ہرگز ہرگز کسی کو نبی قرار نہیں دیا گیا۔ بلکہ نبوت کی محض استعداد اور صلاحیت کی بات کی گئی ہے۔ جب صلاحیت کے باوجود ان مقدس ہستیوں کو نبوت عطا نہیں کی گئی تو مرزاقاً قادیانی کی نبوت کی نفعی بدرجہ اویٰ ہو گئی۔ اللہ کی قسم ایک باضیمر اور تحقیق پسند انسان کو سیدھی راہ دکھانے کے لیے ہمارے یہ چند جملے تریاق کی حیثیت رکھتے ہیں۔

(۴)۔ آپ نے شیخ اکبر ابن عربی علیہ الرحمہ کی جو عبارت نقل کی ہے۔ ہمارے اوپر والے پیر اگراف میں اس کا مکمل جواب آچکا ہے۔ آپ نے حضرت ابن عربی علیہ الرحمہ کی اس عبارت

پر اعتراض کیا ہے: ان النبوة انقطعت لوجود رسول اللہ ﷺ انما ہی نبوة التشريع لا مقامها الخ یعنی رسول اللہ ﷺ کے بعد نبوت تغیر یعنی منقطع ہوئی ہے نہ کہ اس کا مقام۔

سیدھی سیدھی بات ہے کہ نبوت کی عطا اور اعلان بند ہے مگر نبوت کی صلاحیت اور کمالات جاری ہیں۔ ان کمالات اور صلاحیت والوں میں چاروں خلفاء راشدین اور سیدنا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمہ جیسی ہستیاں شامل ہیں۔ مگر انہیں نبوت نہیں دی گئی۔

(۵)۔ آپ نے کچھ ایسے غیر معروف لوگوں کا ذکر کیا ہے جن میں سے کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا، کسی نے حلول کا عقیدہ اپنایا اور کسی نے خدائی کا دعویٰ کیا۔ ہم خود ایسے لوگوں کی مخالفت کرتے ہیں۔ نبوت اور حلول کا دعویٰ کرنے والوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ خود صوفیاء علیہم الرضوان نے ایسے لوگوں کی تردید فرمائی ہے۔ حضرت داتا صاحب علیہ الرحمہ نے کشف الحجوب میں حلولیوں کو کافر کہا ہے اور حسین بن مصوّر کے بارے میں کشف الاسرار میں لکھا ہے کہ اس کی معرفت خاک میں مل گئی۔ حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمہ نے بھی ان پر سخت تقدیف فرمائی اور علماء اہل سنت نے خود انہیں پھانسی پر لٹکایا۔

(۵)۔ آپ نے اسما علی شیعوں کو بھی ختم نبوت کا منکر قرار دیا ہے۔ اس میں اہل سنت کا کیا بغزار؟ اہل سنت کی اپنی تحقیق تو یہاں تک ہے کہ اسما علی تو کجا، عام اشناعشري کے عقائد بھی ختم نبوت کے خلاف ہیں۔ یہ لوگ اماموں پر وحی نازل ہونے کے قائل ہیں، اماموں کو محروم سمجھتے ہیں اور ان کی مأموریت کے قائل ہیں۔ یہ سب باتیں ختم نبوت کے خلاف ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: میں نے روحانی طور پر آنحضرت ﷺ سے شیعہ فرقہ کے بارے میں پوچھا کہ یہ لوگ اہل بیت کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں مگر آپ کے صحابہ کے ساتھ دشمنی رکھتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ان لوگوں کا مسلک باطل ہے۔ انکے مسلک کا بطلان امام کے بارے میں ان کے پیش کردہ تصور پر معمولی غور و فکر سے کھل جاتا ہے۔ اس کیفیت سے واپسی کے بعد میں نے امام کے لفظ پر غور کیا تو ظاہر ہوا کہ یہ لوگ امام کو

معصوم اور اس کی اطاعت کوفرض قرار دیتے ہیں اور وحی باطنی جو باطن پر حکم خداوندی کے القاء کا نام ہے اسے امام کے لیے اجتہاد، الہام یا خطاطی ثابت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ امام کو اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے خود مقرر کرتا ہے تاکہ وہ انہیں خداوندی احکام پہنچائے۔ حالانکہ یہی تو نبوت کے معنی اور اسکے فرائض و خصائص ہیں۔ نبی کی تعریف یہ ہے بعثہ اللہ لتبلیغ الاحکام۔ اللہ تعالیٰ نبی کو اپنے احکام کی تبلیغ کے لیے بھیجتا ہے یعنی نبی کو اللہ تعالیٰ مقرر کرتا ہے اور اسکی اطاعت فرض ہوتی ہے۔ گویا دوسرے الفاظ میں یہ لوگ ختم نبوت کے قاتل نہیں ہیں اور اماموں کے لیے نبوت ثابت کرتے ہیں (الانتباہ فی سلسلی الاولیاء اردو صفحہ ۱۳۱)۔

وماعلینا الابلاغ



WWW.NAFSEISLAM.COM